مسائل رضاعت کی قانونی دفعہ بندی اور فقہی تقابل

Codification and Juristic Comparison of the Breastfeeding concerned rulings

کریم داد[i]

Abstract

The parents are responsible to take care of their kids. Breastfeeding is the basic right of a child. It plays a vital role in child health and his physical wellbeing. Islam gives due importance to breastfeeding. It provides a comprehensive and detailed guideline about the breast feeding and its concerned rulings which have been discussed in this article.

فقہ حنفی میں رضاعت سے متعلقہ مسائل کو قانونی انداز میں دلائل سمیت پیش کر کے مذاہب خمسہ (جعفریہ، مالکیہ، شوافع، حنابلہ اور اہل ظواہر) کے ساتھ ان کا تقابل کیا گیا ہے، مگر اس سے پہلے دفعہ بندی اور رضاعت کے تعارف اور ان کی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

دفعہ بندی کے لغوی معنی

دفعہ بندی کی اصطلاح دو الفاظ "دفعہ "اور بندی سے مرکب ہے۔ دفعہ عربی زبان کے لفظ دفع سے ہے، جس کے معنی ہٹانے اور دور کرنے کے ہیں[1]۔ قرآن مجید میں ہے:

وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ[2] "اگر اللہ تعالیٰ انسانوں کے ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے ذریعے سے ہٹاتا نہ رہتا تو زمین کا نظام بگڑ جاتا۔"

الدفعہ دفع کا اسم مرۃ ہے۔یعنی ہٹانے کے عمل کو تعداد کے ساتھ ہٹانا[3]۔ اردو زبان میں دفعہ کا استعمال باری یا نوبت، قانونی شق، مجموعہ، جماعت اور زمرہ کے لئے کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے؛ دفع لگانا یا دفعہ عائد کرنا,یعنی کسی پر کوئی جرم قائم کرنا[4]۔ دفعہ بندی کی ترکیب میں "بندی"کا استعمال بطور لاحقہ ہوا ہے،اور جب یہ لاحقہ کے طور پر استعمال ہو تو یہ "کرنے"اور "بنانے"کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ جیسا کہ اردو میں کہا جاتا ہے؛ منصوبہ بندی (منصوبہ بنانا) پیش بندی (پہلے سے کوئی تدبیر بنانا)[5]۔ اس طرح دفعہ بندی کا مطلب دفعہ سازی یعنی دفعات کو بنانا یا تشکیل دینا ہے۔

---

i اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، عبد الولی خان یونیورسٹی، مردان

دفعہ بندی کے اصطلاحی معنی

عربی میں دفعہ کے لئے بند اور مادہ کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ بند کے معنی ہے فقرة كاملة من القانون، یعنی ایک مکمل قانونی فقرہ بند کہلاتا ہے[6]۔ اور مادہ کے معنی ہے:

مادة الشيء: عناصره التى منها تتكون.ومواد القانون: الجمل التى تتضمن احكامه[7]

"یعنی کسی چیز کے عناصر ترکیبی کو اس کا مادہ کہا جاتا ہے۔ اس کی جمع مواد ہے۔ اور قانونی مواد وہ جملے کہلاتے ہیں جو قانونی احکامات پر مشتمل ہوں۔"

اس سے معلوم ہوا کہ دفعہ اپنے اصل مادہ کے اعتبار سے اگرچہ عربی زبان کا لفظ ہے، مگر عربی میں اس کا استعمال قانونی دفعہ کے لئے نہیں کیا جاتا۔ بلکہ اس کی جگہ مادہ یا بند کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ تو گویا مادہ کا یہ قانونی مفہوم اس لفظ کے اصل لغوی وضع کے اعتبار سے نہیں، بلکہ یہ مابعد کے استعمال کے اعتبار سے ہے۔ دفعہ بندی کی جدید صورتوں میں مجلۃ الاحکام العدلیہ اور الاحکام الشرعیۃ فی الاحوال الشخصیۃ ہیں[8]۔ دفعہ بندی کا یہ عمل جدید معاصر مغربی قوانین کے اثرات کے نتیجے میں سامنے آرہا ہے، جس کے لیے انگریزی میں (Codification) کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک ہی قسم کے امور سے متعلق قانونی قواعد وضوابط کو آسانی کے خاطر منظم ومربوط شکل میں جمع کرنا (codification) یا ضابطہ بندی کہلاتی ہے۔

دفعہ بندی کے لئے عربی میں تقنين کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا مادہ قنن یاقن ہے جس کے معنی نگاہ ڈال کر ڈھونڈنا، خبروں کی تلاش کرنا اور لاٹھی سے مارنے کے ہیں[9]۔ جدید عربی زبان میں تقنين کے معنی وضع القوانين (قوانین کی تیاری) کے بتائے گئے ہیں، جو اصل وضع کے اعتبار سے نہیں[10]۔ مطلب یہ ہے کہ دفعہ بندی، تقنين اور Codification تینوں اصطلاحات مفہوم کے اعتبار سے ایک جیسے ہیں، مگر ان میں Codification اصطلاح اصل ہے۔ کیونکہ اسلامی فقہ کی دفعہ بندی یا تقنین کا تصور مغربی قوانین کے Codification کے تصور سے ماخوذ ہے۔

رضاعت کا تعارف

الرضاع: بكسر الراء وفتحها، دونوں صورتوں میں یہ مصدر ہے سمع يسمع سے اہل تہامہ کے ہاں، اور ضرب يضرب سے اہل نجد کے ہاں اس کا لغوی معنی ہے "مص اللبن من الثدى[11]" (چھاتی سے دودھ چوسنا) اور اصطلاح شرع میں رضاعت کا مطلب ہے:

"مص الرضيع من ثدى الادمية فى وقت مخصوص[12].

"شیر خوار کا ایک مخصوص مدت تک عورت کی چھاتی سے دودھ چوسنا رضاعت کہلاتا ہے یعنی عورت کے دودھ کا بچے کے پیٹ میں پہنچ جانا[13]۔

رضاعت کی اہمیت

بچوں اور والدین دونوں کی فلاح کے لئے اللہ تعالی نے ان کی تربیت کی ذمہ داری والدین پر ڈالی ہے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا[14] "اے ایمان والو؛ اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچاؤ"۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

كلكم راع وكلكم مسؤل عن رعيته فاالرجل راع فى اهله ومسؤل عن رعيته والمرأة راعية فى بيت زوجها ومسؤلة عن رعيتها[15]. "تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا، پس آدمی اپنے اہل وعیال کا نگہبان ہے اور اپنی رعیت کے بارے میں مسؤل ہے اور عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگہبان ہے اور اپنی رعیت کے بارے میں اس سے پوچھا جائے گا"۔

عام لوگوں کا یہ خیال ہوتا ہے کہ بچوں کی تربیت چھ سات سال سے شروع ہوتی ہے، مگر یہ بات صحیح نہیں ہے، بلکہ پیدائش کے پہلے ہی دن سے ان کی تربیت کی ذمہ داری شروع ہوتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ[16]

"اور ماؤں میں سے جن کا ارادہ رضاعت کے اتمام کا ہو تو وہ پورے دو سال اپنے بچوں کو دودھ پلائیں۔"

پس ماں کو چاہئے کہ خود اپنے بچے کو دودھ پلا کر اپنی ذمہ داری پوری کرے اور اپنی بدنی راحت وسکون کی خاطر اپنے بچے کو اس غذا سے محروم نہ کرے جسے اللہ تعالی نے اس کے لئے مخصوص کیا ہے۔ بچے کی پیدائش کے فوراً بعد ماں کو اسے دودھ پلانا چاہئے، کیونکہ بچے کی پیدائش کے تین چار دن تک ماں کے سینوں سے زرد رنگ کا سیال مادہ نکلتا ہے جو بچے کی پیٹ کا اصلاح کر کے اسے دودھ ہضم کرنے کا قابل بناتا ہے۔ بچے کی نشوونما میں ماں کی محبت اور شفقت کا بڑا عمل دخل ہوتا ہے اور رضاعت کے دوران یہ چیز بہت عروج پر ہوتا ہے، کیونکہ جب ماں اپنے بچے کو سینے سے لگا کر دودھ پلاتی ہے تو بچے کو صحیح معنوں میں محبت وشفقت اور ماں کو سرور ملتا

ہے۔ بچہ اپنی ماں کا دودھ آسانی کے ساتھ زیادہ مقدار میں پیتا ہے۔ پستانوں اور رحم (بچہ دانی) کے مابین تعلق کی وجہ سے دودھ پلانے والی عورت کے تناسلی اعضاء بہت جلد اپنے اصلی حالت پر آجاتے ہیں[17]۔

مرضعہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی بڑا اجر وثواب ہے کیونکہ یہ انسانیت کی خدمت ہے۔ اس کے لئے دودھ کے ہر ایک گھونٹ پر ایک ایک نیکی لکھی جاتی ہے[18]۔ عامر بن واثلہؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ[19] میں گوشت تقسیم کر رہے تھے کہ ایک عورت آئی، تو آپ ﷺ نے اپنی چادر بچھا کر انہیں اس پر بٹھا دیا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو لوگوں نے کہا کہ یہ آپ ﷺ کی رضاعی ماں ہے[20]۔

اسلام نے ماں پر اپنے بچے کی رضاعت کی ذمہ داری ڈالی ہے مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ تمام احوال میں وہ اپنے بچے کو دودھ پلائے گی بلکہ بچے کا خیال رکھا جائے گا۔ اگر ماں میں کوئی ایسی بیماری ہو کہ جس سے دودھ متأثر ہو سکتا ہے تو پھر اسے رضاعت سے احتراز کرنا چاہئے[21] -اگر کوئی عورت کسی عذر کی بنا پر خود اپنے بچے کو دودھ نہیں پلا سکتی تو پھر بچے کے لئے کسی اچھی صفات والی مرضعہ کا انتخاب کرنا چاہئے، کیونکہ رضاعت سے مرضعہ کی صفات رضیع میں منتقل ہو جاتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں؛

> "لا تسترضعوا الورهاء/ الحمقاء فان اللبن يعدٰى[22]. "بچوں کو بے وقوف عورتوں کا دودھ مت پلاؤ کیونکہ دودھ کا اثر ہوتا ہے۔"

اگر بچے کو کسی جانور کا دودھ یا خشک دودھ دیا جاتا ہے تو اس سے اس کی صحت پر بہت برا اثر پڑتا ہے، کیونکہ ایک طرف تو وہ دودھ ماں کے دودھ کی طرح جراثیم سے پاک نہیں ہوتا، تو دوسری طرف بچہ اسے آسانی سے ہضم بھی نہیں کر سکتا[23]۔

رضاعت کے احکام

رضاعی رشتہ داری کا تصور اسلام سے پہلے قدیم عربوں میں بھی موجود تھا۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ "اہل جاہلیت نکاح کے بارے میں انہیں حرمتوں کے قائل تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے، لیکن باپ کی منکوحہ اور دو سگی بہنوں سے بیک وقت نکاح جائز سمجھتے تھے[24]۔ اسلام نے اس کا بہت خیال رکھا ہے یہاں تک کہ مرضعہ کو ماں کے نام سے یاد کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ [25]"اور وہ مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہو اور رضاعی بہنیں حرام کر دی گئی ہیں۔"

اور رضاعی رشہ داروں کو وہی مقام اور مرتبہ دیا ہے جو نسبی رشتہ داروں کو ملا ہے۔ جنگ حنین میں ہوازن قبیلے کی قیدیوں کو اس لئے چھوڑا گیا کہ وہ آپ ﷺ کے رضاعی رشتہ دار تھے[26]۔ ان قیدیوں میں آپ ﷺ کی رضاعی بہن شیماء بھی تھی آپ ﷺ نے اپنی چادر بچھا کر انہیں اس پر بٹھا دیا اور پھر کچھ سامان وغیرہ دے کر اپنی قوم کی طرف واپس بھیج دیا[27]۔

نبی کریم ﷺ نے حرمت رضاعت کو حرمت نسب کی مانند قرار دے کر فرمایا"

يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب[28]. "جو نسب سے حرام ہیں وہ رضاعت سے بھی حرام ہوں گے۔"

لیکن یہ دونوں صرف دو احکام میں ایک دوسرے کے ساتھ شریک ہیں۔ تحریم نکاح اور محرم کے لئے رضاعی رشتہ داروں کو دیکھنے اور ان کے ساتھ خلوت میں بیٹھنا۔ باقی احکام جیسے میراث نفقہ، عتق بالملک، منع من الشہادۃ، حضانۃ اور قصاص کا ساقط ہونا وغیرہ نسب کے ساتھ خاص ہیں۔

رضاعت کے مسائل

مسئلہ نمبر ا

- مدت رضاعت میں رضاعت قلیل و کثیر دونوں سے حرمت ثابت ہو جائے گی[29]۔

یعنی رضاعت کی مدت میں مطلق رضاعت سے تحریم آتا ہے۔ کم رضاعت یا زیادہ کی کوئی قید نہیں ہے۔

دلیل

قرآن میں مطلق رضاعت کا ذکر ہے، یعنی:

وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ [30] من غير فصل بين القليل والكثير.

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں؛ قليل الرضاع وكثيرها يحرم فى المهد[31].

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

ان النبى صلى الله عليه وسلم دخل عليها وعندها رجل فكانه تغير وجهه كانه كره ذلک فقالت انه اخى فقال انظرن من اخوانكن فانما الرضاعة من المجاعة[32].

" کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے کمرے میں داخل ہوئے تو میرے پاس ایک آدمی پا کر آپ کو برا لگا، اور آپ کا رنگ متغیر ہوا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یہ میرا بھائی ہے۔ تو آپ نے فرمایا؛ دیکھو کہ کون تمہارا بھائی ہے، کیونکہ رضاعت بچپن سے ہوتی ہے"۔

تقابل

مالکیہ کا احناف کے ساتھ مذکورہ دفعہ میں اتفاق ہے[33]۔ حنابلہ اور ظاہریہ کے ہاں پانچ رضعات سے کم پر حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوگی[34]۔ شوافع کے ہاں پانچ متفرق رضعات سے کم پر حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوگی[35]۔ جب کہ جعفریہ کے ہاں دس مسلسل رضعات سے حرمت ثابت ہوگی، کم پر نہیں[36]۔

مسئلہ نمبر ۲

- مدت رضاعت تیس (۳۰) مہینے ہوگی[37]۔

یعنی وہ زمانہ جس میں رضاعۃ سے حرمت ثابت ہوتی ہے وہ تیس مہینے یعنی ڈھائی سال ہیں۔ اڑھائی سال تک اگر کسی بچے نے کسی عورت کا دودھ پی لیا تو حرمت رضاعت ثابت ہوگی۔ (یہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے، امام محمد اور ابو یوسف کے ہاں یہ مدت دو سال ہے)۔

دلیل

> وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا[38] لان الله تعالٰى ذكر شيا ء ين (حمل وفصال)وضرب لهما مدةً فكانت لكل واحد منهما بكما لها كا الاجل المضروب للدينين على شخصين بان قال اجلت الدين الذى لى علٰى فلان والدين الذى لى علٰى فلان سنة يفهم منه ان السنة بكما لها لكل الا انه قام المنقص فى احدٰهما وهو مرة الحمل (قالت عائشة الولد لا يبقى فى بطن امه اكثر من ثنتين ولو بقدر ظل مغزل) فتبقى مرة الفصال علٰى ظاهرها --فان ارادا فصا لا عن تراض منهما وتشاور فلا جناح عليهما.اعتبرالتراضى والتشاور فى الفصال بعد الحولين ورفع الجناح عن الفصال بعد الحولين باالتراض والتشاور.فهٰذا دليل علٰى ان ما بعد الحولين مدة الرضاع[39]۔ "اللہ تعالیٰ نے دو چیزوں (حمل وفصال) کو ذکر کر کے ان کے لئے ایک مدت بیان کیا۔ تو یہ مدت دونوں کے لئے مکمل طور پر الگ الگ ہوگی۔

تقابل

مالکیہ کے ہاں مدت رضاعت دو سال اور ایک یا دو مہینے ہیں[40]۔ جعفریہ، شوافع، حنابلہ اور صاحبین (قاضی ابو یوسفؒ اور محمد بن حسن الشیبانیؒ) کے ہاں مدت رضاعت دو سال ہیں[41]۔ جب کہ ظاہریہ کے ہاں مدت رضاعت کے لئے کوئی حد نہیں ہے۔ بلکہ پوری زندگی مدت رضاعت ہے[42]۔

مسئلہ نمبر ۳

- مدت رضاعت گزرنے کے بعد رضاعت سے تحریم ثابت نہیں ہو گی[43]۔

یعنی اڑھائی سال کے بعد اگر کوئی بچہ یا بڑا کسی عورت کا دودھ پی لے۔ تو اس سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہو گی۔

دلیل

ام سلمۃ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا یحرم من الرضاع الا ما فتق الامعاء فی الثدی وکان قبل الفطام[44].

عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہ انہ قال لا یحرم من الرضاع الا ما کان فی الصغر[45].

تقابل

جعفریہ، مالکیہ، شوافع اور حنابلہ کا مذکورہ دفعہ میں احناف کے ساتھ اتفاق ہے[46]۔ جب کہ ظاہریہ کے ہاں یہاں پر تحریم ثابت ہو گی۔ کیونکہ ان کے ہاں حرمت رضاعت کی کوئی مدت نہیں ہے بلکہ پوری زندگی مدت رضاعت ہے[47]۔

مسئلہ نمبر ۴

- جو رشتے نسب سے حرام ہیں، وہ رضاعت سے بھی حرام ہوں گے[48]۔

یعنی رضاعت کے سبب وہ تمام رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو قرابت نسب کی وجہ سے حرام ہیں۔ البتہ کچھ رشتے اس سے مستثنیٰ ہیں۔ ام اختہ من الرضاع یعنی رضاعی بہن کی ماں حلال اور نسبی بہن کی ماں حرام ہے۔ام اختہ من الرضاع. یہ عبارت تین صورتوں پر مشتمل ہے۔ اس طرح کہ من الرضاع کا تعلق صرف ام سے ہو گا یا صرف اخت سے یا دونوں سے۔ پہلی صورت میں مطلب یہ ہو گا کہ نسبی بہن کی رضاعی ماں حلال ہے۔ دوسری صورت میں مطلب یہ ہو گا کہ رضاعی بہن کی نسبی ماں حلال ہے۔ تیسری صورت میں مطلب یہ ہو گا کہ رضاعی بہن کی ماں حلال ہے۔

اخت ابنہ من الرضاع۔ یہ بھی تین صورتوں پر مشتمل ہے۔ اس طرح کہ من الرضاع کا تعلق صرف اخت سے ہو گا یا صرف ابن سے یا دونوں سے۔ پہلی صورت میں مطلب یہ ہو گا کہ اپنے نسبی بیٹے کی رضاعی بہن حلال ہے۔ دوسری صورت میں اس طرح کہ رضاعی بیٹے کی نسبی بہن حلال ہے۔ تیسری صورت میں مطلب یہ ہو گا کہ رضاعی بیٹے کی رضاعی بہن حلال ہے۔

دلیل

عن علی قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ حرم من الرضاع ما حرم من النسب[49].

عن عائشة قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ حرم من الرضاعة ما حرم من الولادة. وفی حاشیة ابی داؤد من التعلیق المحمود ما یحرم من الولادة استثنٰی منه بعض المسائل کام اخته واخت ابنه[50].

تقابل

جعفریہ، مالکیہ، شوافع، حنابلہ اور ظاہریہ سب کا احناف کے ساتھ مذکورہ دفعہ میں اتفاق ہے[51]۔

مسئلہ نمبر ۵

- مرضَعہ، مرضِعہ کے بیٹوں، پوتوں اور اس کے شوہر کی بہن سے نکاح نہیں کرے گی[52]۔

یعنی لفظ مرضعہ بفتح ضاد اسم مفعول کا صیغہ ہے اور بکسر ضاد اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ مطلب یہ کہ جس بچے کو دودھ دیا گیا ہے وہ دودھ پلانے والی عورت کے بیٹوں پوتوں اور اس کے خاوند کی بہن سے نکاح نہیں کرے گی، کیونکہ اس کے بیٹے تو شیر خوار بچے کے رضاعی بھائی ہوگئے اور اس کے پوتے شیر خوار بچے کے رضاعی بھتیجے، اور اس کے خاوند کی بہن تو شیر خوار بچے کی پھوپھی ہے۔

از جانب شیر دِہ ہمہ خویش شوند۔۔۔۔۔۔۔۔واز جانب شیر دہ زوجان و فروع

یعنی دودھ دینے والے (عورت) کی طرف سے تمام اپنے ہو جاتے ہیں۔ جب کہ جسے دودھ دیا گیا ہے (بچہ) اس کی طرف سے زوجین اور اس کی اولاد اپنے ہو جاتے ہیں۔

دلیل

عن علی رضی اللہ عنه قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ حرم من الرضاع ما حرم من النسب[53].

عن عائشة رضی اللہ عنها قالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ حرم من الرضاعة ما حرم من الولادة[54].

تقابل

جعفریہ، مالکیہ، شوافع، حنابلہ اور ظاہریہ سب کا مذکورہ دفعہ میں احناف کے ساتھ اتفاق ہے[55]۔

مسئلہ نمبر۶

- حرمت رضاعت مرد کے دودھ کے ساتھ متعلق ہو گی[56]۔

یعنی مرضعہ کا دودھ جس مرد کے جماع کرنے پر ولادت کے سبب سے اترا ہے وہ اس رضیع کا باپ شمار ہو گا۔ اس سے رضیع کا نکاح نہیں ہو گا۔ یعنی دودھ پینے کی حرمت جس طرح مرضعہ کی طرف سے ثابت ہوتی ہے اسی طرح اس کے خاوند کی طرف سے بھی ثابت ہو جاتی ہے۔ پس شیر خوار بچہ صاحب لبن کا بیٹا ہو گا اور وہ اس کا باپ۔ اسی طرح اس کی اولاد رضیع کے بھائی بہن ہوں گے اور اس کے بھائی رضیع کے چچا اور اس کی بہنیں رضیع کی پھوپھیاں ہوں گی۔

دلیل

> عن عمرو بن شريد ان عبدالله بن عباس رضى الله عنهما سئل عن رجل كانت له امرأتان فارضعت احدٰهما غلاما وارضعت الاخرى جارية فقيل يتزوج الغلام الجارية فقال لا اللقاح واحد[57].
>
> عن عروة ابن زبير ان عائشة رضى الله عنها اخبرته انه جاء افلح اخوابى القعيس يستأذن عليها بعد ما نزل الحجاب وكان ابوالقعيس ابا عائشة من الرضاعة قالت عائشة فقلت والله لا أذن لا فلح حتى استأذن رسول الله صلى الله عليه وسلم فان اباالقعيس ليس هو ارضعنى ولٰكن ارضعتنى امرأته قالت عائشة فلما دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت يا رسول الله ان افلح اخا ابى القعيس جاء نى يستأذن على فكرهت ان أذن له حتى استأذنك قالت فقال النبى صلى الله عليه وسلم ائذن له قال عروه فبذٰلك كانت عائشة تقول حرموا من الرضاعة ما تحرمون من النسب[58].

تقابل

جعفریہ، مالکیہ، حنابلہ اور ظاہریہ کا مذکورہ دفعہ میں احناف کے ساتھ اتفاق ہے[59]۔

مسئلہ نمبر۶

- ہر دو بچوں کا ایک عورت کی پستان پر جمع ہونے سے ان کا آپس میں نکاح کرنا حرام ہو جائے گا[60]۔

مطلب یہ ہے کہ ایک بچی اور ایک بچہ نے کسی ایک ہی عورت کا دودھ پیا، خواہ ایک ہی زمانہ میں پیا یا آگے پیچھے، نیز دودھ ایک ہی شوہر سے ہو یا دو سے۔ تو وہ دونوں آپس میں رضاعی بھائی بہن ہوئے ان میں حلت کی کوئی صورت نہیں۔ اس لئے کہ اگر اس عورت کا دودھ دو شوہروں سے ہو تو وہ دونوں آپس میں ماں شریک

بھائی بہن ہوں گے اور اگر دودھ ایک شوہر سے ہو تو وہ ماں باپ شریک بھائی بہنیں ہوں گے۔ پس جیسے نسبی بہن بھائی آپس میں نکاح نہیں کر سکتے۔ ایسے ہی یہ بھی نہیں کر سکتے۔

دلیل

عن علی وعائشة رضی اللہ عنھما قالا قال النبی صلی اللہ علیه وسلم ان اللہ حرم من الرضاع ما حرم من النسب[61].

تقابل

جعفریہ، مالکیہ، شوافع، حنابلہ اور ظاہریہ سب کا احناف کے ساتھ مذکورہ دفعہ میں اتفاق ہے[62]۔

مسئلہ نمبر ۷

- دودھ کا پانی یا بکری کے دودھ کے ساتھ اختلاط کی صورت میں غالب کا اعتبار ہو گا[63]۔

یعنی اگر دودھ پانی کے ساتھ مخلوط ہو گیا تو غالب کا اعتبار ہو گا اگر دودھ غالب ہو تو حرمت ثابت ہو گی اور اگر مغلوب ہو تو حرمت ثابت نہ ہو گی اس طرح اگر بکری کا دودھ غالب ہو تو حرمت ثابت نہیں ہو گی اور اگر مغلوب ہو تو حرمت ثابت ہو گی۔

دلیل

لان المغلوب لا یظھر حکمه فی مقابلة الغالب کما فی الیمین فانه لو حلف ان لا یشرب اللبن فشرب لبنا مغلوبا بالماء لا یحنث[64].

تقابل

مالکیہ کا احناف کے ساتھ مذکورہ دفعہ میں اتفاق ہے[65]۔ شوافع کے ہاں دودھ کا خوراک یا پانی میں اختلاط (غالب یا مغلوب) کی صورت میں بچے کے پیٹ پہنچنے پر ایک رضعہ شمار ہو گا[66]۔ حنابلہ کے ہاں مخلوط دودھ غالب ہو یا مغلوب دونوں صورتوں میں اس سے حرمت ثابت ہو گی[67]۔ جب کہ ظاہریہ کے ہاں حرمت رضاعت پستان سے دودھ چوسنے سے ثابت ہوتی ہے اور یہاں پر چوسنے کا عمل نہیں ہے[68]۔

مسئلہ نمبر ۸

- دودھ کا دوائی کے ساتھ اختلاط کی صورت میں بھی غالب کا اعتبار ہو گا[69]۔

اگر دودھ دوائی کے ساتھ ملایا گیا تو دیکھا جائے گا کہ دودھ غالب ہے یا دوائی۔ اگر دودھ غالب ہو تو حرمت ثابت ہو جائے گی اگر دودھ مغلوب ہو اور دوائی غالب ہو تو پھر حرمت ثابت نہ ہو گی۔

دلیل

لان المغلوب غیر موجود حکما حتی لا یظھر بمقابلة الغالب، کما فی الیمین حلف رجل لا یشرب لبنا فشرب لبنا مخلوطا باالدواء، والدواء غالب علی اللبن لا یحنث[70].

تقابل

مالکیہ اور شوافع کا مذکورہ دفعہ میں احناف کے ساتھ اتفاق ہے[71]۔ حنابلہ کے ہاں دونوں صورتوں میں حرمت رضاعت ثابت ہوگی[72]۔ ظاہریہ کے ہاں دونوں صورتوں میں حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوگی۔ کیونکہ یہاں پر پستان چوسنے کا عمل معدوم ہے[73]۔

مسئلہ نمبر۹

- دو عورتوں کا دودھ مخلوط ہونے کی صورت میں حرمت غالب کے لئے ثابت ہوگی[74]۔

یعنی اگر دو عورتوں کا دودھ مخلوط ہوگیا تو تحریم اور عدم تحریم میں غالب و مغلوب کا اعتبار ہوگا۔ یعنی جس عورت کا دودھ غالب ہو اس کے ساتھ حرمت رضاعت ثابت ہوگی۔

دلیل

لان الکل صار شیا ء واحدا فیجعل الاقل تابعا للاکثر فی بناء الحکم علیه واصل المسئلة فی الایمان حلف رجل لا یثرب من لبن ھذہ البقرة فخلط لبنھا بلبن بقرة اخری وھو غالب فشربه فلا یحنث، لان المغلوب کا المستھلک[75] .

تقابل

مالکیہ کا احناف کے ساتھ مذکورہ دفعہ میں اتفاق ہے[76]۔ حنابلہ کے ہاں دونوں کے لئے حرمت رضاعت ثابت ہوگی[77]۔

ظاہریہ کے ہاں یہاں پر بھی چوسنے کا عمل معدوم ہے۔ لہٰذا حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوگی[78]۔

مسئلہ نمبر۱۰

- دودھ کا خوراک کے ساتھ اختلاط، غالب ہو یا مغلوب دونوں صورتوں میں حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوگی[79]۔

یعنی جب دودھ کھانے کے ساتھ مخلوط ہو جائے تو اس سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوگی۔ خواہ دودھ غالب ہو یا مغلوب۔

دلیل

لان الطعام اصل واللبن تابع له فی حق المقصود فصار کاالمغلوب لان التغذی با الطعام اذا هوالاصل[80].

تقابل

مالکیہ کے ہاں دودھ کے غالب ہونے کی صورت میں حرمت ثابت ہو گی جب کہ مغلوب ہونے کی صورت میں وہ احناف کے ساتھ متفق ہیں[81]۔ حنابلہ کے ہاں دونوں صورتوں میں حرمت رضاعت ثابت ہو گی[82]۔ شوافع کے ہاں دونوں صورتوں میں بچے کے پیٹ پہنچنے پر ایک رضعہ شمار ہو گا[83]۔ جب کہ ظاہریہ کے ساتھ اصولی اختلاف ہے کیونکہ ان کے ہاں حرمت رضاعت میں چوسنے کا عمل معتبر ہے۔ اور یہاں پر یہ معدوم ہے[84]۔

مسئلہ نمبر ۱۱

- عورت کے دودھ کو حقنہ کے ذریعے بچے کے پیٹ میں پہنچانے کی صورت میں حرمت رضاعت ثابت نہیں ہو گی[85]۔

احتقان کا مطلب ہے نیچے کی جانب سے دودھ پہنچانا یعنی اگر کسی بچے کے پیٹ میں بذریعہ حقنہ کسی عورت کا دودھ پہنچایا گیا تو یہ موجب حرمت نہیں ہے۔

دلیل

والاحتقان لا یحرم لان المحرم فی الرضاع معنی النشو ولا یوجد ذلک فی الاحتقان لان المغذی وصوله من الاعلیٰ[86].

تقابل

حنابلہ اور ظاہریہ کا مذکورہ دفعہ میں احناف کے ساتھ اتفاق ہے[87]۔ شوافع کے دو اقوال ہیں۔ ایک میں اتفاق اور دوسرے میں اختلاف ہے[88]۔ مالکیہ کے ہاں اگر احتقان تغذیۃً ہو تو تحریم ثابت ہو گی ورنہ نہیں[89]۔

مسئلہ نمبر ۱۲

- رضاعت میں تنہا عورتوں کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی بلکہ دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے رضاعت کا ثبوت ہو گا[90].

یعنی رضاعت کے سلسلے میں صرف عورتوں کی گواہی کافی نہیں بلکہ اس کا ثبوت اسی حجت اور دلیل سے ہو گا جس سے مال کا ثبوت ہوتا ہے۔ یعنی دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے۔ صرف مرضِعہ کی شہادۃ دیانۃً مقبول ہے، مگر قضاءً مقبول نہیں۔ یعنی اگر زوج کو مرضِعہ کی خبر پر یقین ہو جائے تو وہ اس کی شہادۃ قبول کر سکتا ہے، اور اس پر عمل بھی کر سکتا ہے کہ اس عورت سے جدائی اختیار کرے۔ لیکن اگر معاملہ قاضی کی عدالت میں چلا گیا، تو اس کے لئے جائز نہیں کہ مرضِعہ کی شہادت پر فیصلہ کرے۔

دلیل

قال ابن جریج عن ابن ابی ملیکة ادرکت ثلثین من اصحاب النبی صلي الله علیه وسلم سمعت الجارود بن معاذ یقول سمعت وکیعاً یقول لا تجوز شهادة امرأة واحدة فی الرضاع فی الحکم ویفارقها فی الورع[91].

تقابل

جعفریہ کا احناف کے ساتھ مذکورہ دفعہ میں اتفاق ہے[92]۔ مالکیہ کے ہاں اگر پہلے سے یہ بات مشہور ہو تو دو عورتوں کی گواہی اس پر قبول کی جائے گی۔ ایک عورت کی گواہی قضاءً قبول نہیں ہے مگر شوہر کو دیانۃً اس عورت سے الگ ہونا چاہئے[93]۔ حنابلہ کے ہاں یہ عورت پر گواہی ہے۔ لہٰذا یہاں پر صرف عورتوں کی گواہی قبول کی جائے گی[94]۔ شوافع کے ہاں تنہا عورتوں کی گواہی وہاں قبول کی جائے گی۔ جہاں مردوں کا دیکھنا جائز نہیں۔ اور مذکورہ دفعہ اس کا محل ہے۔ لہٰذا یہاں پر بھی صرف عورتوں کی گواہی قبول کی جائے گی[95]۔

نتائج

بچے کی رضاعت والدین کی ذمہ داری ہے۔ بچوں کی تربیت میں رضاعت کا کلیدی کردار ہے۔ لہٰذا بچوں کے لئے مرضِعہ کے انتخاب میں احتیاط برتنا چاہئے۔ دو یا ڈھائی سال کی عمر تک رضاعت قلیل یا کثیر دونوں سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے۔ حرمت رضاعت، حرمت نسب ہی کی طرح ہے۔ (از جانب شیر دِہ ہمہ خویش شوند۔۔۔۔ واز جانب شیر دہ زوجان و فروع)۔ پانی یا دوائی یا دوسری عورت کے دودھ کے ساتھ اختلاط کی صورت میں غالب کا اعتبار ہو گا۔ حرمت رضاعت دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے ثابت ہو گی۔ صرف مرضِعہ کی گواہی دیانۃً مقبول ہے، مگر حکماً نہیں۔

حواشی وحوالہ جات

1 ابن منظور، جمال الدین محمد بن مکرم الافریقی (م ۷۱۱ھ / ۱۳۱۱ء)، لسان العرب، لسان العرب، مادہ دفع، ۸: ۱۰۳، نشر ادب الجوزہ قم ایران، طبع ۱۳۸۸ھ / ۱۹۶۸ء۔

2 سورۃ البقرہ ۲ :۲۵۱

3 لسان العرب، مادہ دفع، ۸ : ۱۰۸

4 مولوی فیروز الدین، فیروز اللغات، مادہ دفع، ص:۶۶۸، فیروز سنز، لاہور، ۲۰۰۵ء۔

5 ایضاً، ص: ۲۳۱

6 المعجم الوسیط، البند، ص: ۱۰۴

7 ایضاً، المادہ، ص: ۹۱۱

8 البغدادی اسماعیل بن محمد امین، ایضاح المکنون فی الزیل علیٰ کشف الظنون، ۳ :۳۵، دار احیاء التراث العربی، بیروت، (س۔ن)

9 لسان العرب، مادہ قنن، ۱۳ : ۴۲۸

10 المعجم الوسیط، مادہ قنن، ص:۸۱۳

11 لسان العرب، لسان العرب، کتاب العین المھملۃ۔ فصل الراء، ۸ : ۱۲۵۔۔۔ الزبیدی :السید محمد مرتضیٰ الحسینی الزبیدی، تاج العروص من جواہر القاموس، باب العین ، فصل الراء، ۱۱ : ۱۶۴، ، دارالفکر بیروت، طبع ۱۴۱۴ھ / ۱۹۹۳ء۔

12 النسفی، عبداللہ بن احمد بن مسعود النسفی (م ۷۱۱ھ / ۱۳۱۱ء)، کنز الدقائق، کتاب الرضاع، ۲ : ۲۱، المکتبۃ العربیہ کراچی، (س-ن)

13 الشربینی، شرح الشیخ محمد الخطیب الشرینی، مغنی المحتاج الی معرفۃ معانی الفاظ المنہاج، کتاب الرضاع، ۳ : ۴۱، دارالفکر بیروت لبنان، (س-ن)

14 سورۃ التحریم ۶۶ : ۲

15 البخاری، محمد بن إسماعیل أبوعبداللہ الجعفی، الجامع الصحیح البخاری، کتاب الجمعۃ، باب الجمعۃ فی القری والمدن، رقم ۸۹۳ ، دار طوق النجاۃ، بیروت، 1422ھ

16 سورۃ البقرہ ۲ :۲۳۳۔

17 محمد فرید وجدی، دائرۃ معارف القرن العشرین، حرف الراء، ۴ : ۲۳۳، دارالمعرفۃ بیروت لبنان ۱۹۷۱ء۔

18 ڈاکٹر عامر سعید الزیباری، کتاب الرضاع، ص: ۴، دار ابن حزم بیروت لبنان، ۱۴۱۶ھ / ۱۹۹۶ء۔

19 بکسرہ جیم اور سکون عین، یہ مکہ معظمہ اور طائف کے مابین ایک جگہ کا نام ہے۔ نبی کریمؐ نے عمرہ کے لئے یہاں سے احرام باندھا تھا(یاقوت بن عبد اللہ الحموی م ۶۲۶ھ ، معجم البلدان، ج ا ص ۱۴۲، دارالصادر بیروت ۱۳۸۴ھ / ۱۹۵۵ء)

20 ابو داؤد، سلیمان بن اشعث السجستانی، سنن ابو داؤد، کتاب الرضاع، ۵ :۳۵۳، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، (س ن)

21 ڈاکٹر عامر سعید الزیباری، کتاب الرضاع، ص: ۵

22 الطبرانی، سلیمان بن أحمد بن أیوب بن مطیر اللخمی، المعجم الصغیر، باب الالف، من اسمہ احمد، رقم ۱۳۷، المکتب الإسلامی، دار عمار، بیروت، 1405ھ /1985ء

23 ڈاکٹر عامر سعید، کتاب الرضاع، ص:۵

24 ابن جریر، محمد بن جریر الطبری، تفسیر الطبری، ۴ : ۲۱۷، دارالکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۰۷ھ /۱۹۸۶ء

25 سورۃ النساء ۴ : ۲۳۔

26 الصحیح البخاری، کتاب المغازی۔ باب قولہ تعالیٰ ویوم حین، ۵ : ۹۹

27 ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر الشہیر بابن القیم ،زادالمعاد؛ فی ھدی خیر العباد، ۲ :۴۴۵ ،مطبعۃ السنۃ المحمدیہ، بیروت، (س۔ن)

28 النشاپوری، امام مسلم بن الحجاج القشیری ، صحیح مسلم ،کتاب الرضاع۔ باب یحرم من الرضاع مایحرم من الولادۃ، ا : ۴۶۶ ،رقم ۱۴۴۴، قدیمی کتب خانہ کراچی، طبع ۱۳۷۵ھ /۱۹۵۵ء۔۔۔۔۔ الترمذی، امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ، الجامع السنن الترمذی ، باب ما جاء یحرم من الرضاع مایحرم من النسب، ا:۱۷۰، رقم ۱۱۴۷، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، (س–ن)

29 مختصر القدوری، کتاب النکاح، ص: ۱۴۱؛ المبسوط، کتاب الرضاع ۵ : ۱۳۵۔۔۔: الھدایہ، کتاب الرضاع، ۲ : ۳۵۰۔۔۔ بدائع الصنائع، کتاب الرضاع، فصل فی صفۃ الرضاع المحرم، ۴ : ۷–۸۔۔۔ المحیط البرھانی، کتاب النکاح، فصل فی بیان اسباب التحریم، ۳ :۱۸۹۔۔۔ کنز الدقائق، کتاب الرضاع، ۲:۲۱۔۔۔ شرح الوقایہ، کتاب الرضاع، ۲:۶۴۔۔۔ البحر الرائق، کتاب الرضاع ۔ ۳:۲۲۲ ۔۔۔ النھر الفائق، کتاب الرضاع ۲:۲۹۹۔۔۔ ردالمحتار، کتاب الرضاع ۲ :۵۵۶

30 سورۃ النساء ۴ :۲۳۔۔۔ الجصاص، احمد بن علی الرازی الجصاص الحنفی، احکام القرآن ۲:۱۲۴، سہیل اکیڈیمی لاہور، طبع ۱۴۰۰ھ /۱۹۷۹ء

31 البیھقی، ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیھقی، السنن الکبریٰ، کتاب الرضاع، باب من قال یحرم قلیل الرضاع وکثیرہ ۷:۴۵۸، دائرۃ المعارف نظامیہ حیدر آباد بھارت، طبع ۲۰۰۲ھ / ۱۴۲۳ء

32 الصحیح البخاری، کتاب النکاح، باب مایحرم من قلیل الرضاع وکثیرہ ۲ :۷۶۴

33 المدونۃ الکبریٰ، کتاب الرضاع، باب ماجاء فی حرمۃ الرضاع ۲ : ۴۰۵

34 المغنی، کتاب الرضاع ۱۱ :۳۱۰، مسئلہ نمبر ۶۷ ۱۳۔۔۔المحلیٰ بالاثار، کتاب الرضاع ۱۰ :۱۸۹ ،مسئلہ نمبر ۲۰۱۹

35 الام، کتاب النکاح، مایحرم من النساء بالقرابۃ ۵ : ۲۹

36 فروع الکافی، کتاب النکاح، باب حد الرضاع الذی یحرم ۵ : ۴۳۸

37 مختصر القدوری، کتاب النکاح، ص:۱۴۱۔۔۔ المبسوط، کتاب الرضاع ۵ :۱۳۶۔۔۔ الھدایہ، کتاب الرضاع، ۲ :۳۵۰۔۔ بدائع الصنائع، کتاب الرضاع، فصل فی صفۃ الرضاع المحرم ۴ : ۶-۷۔۔۔ المحیط البرھانی، کتاب النکاح، فصل فی بیان اسباب التحریم ۳ : ۱۹۱۔۔۔ کنز الدقائق، کتاب الرضاع ۲ :۲۱۔۔۔ شرح الوقایہ، کتاب الرضاع ۲ :۶۴۔۔۔النہر الفائق، کتاب الرضاع ۲ :۲۹۹۔

38 سورۃ الاحقاف ۴۶:۱۵۔۔۔احکام القرآن للجصاص ۲ :۲۳۴

39 ابن الھمام، کمال الدین محمد بن عبد الواحد ابن ہمام ،فتح القدیر مع الکفایہ، کتاب انکاح ۳ :۳۰۸، داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان، طبع ۱۳۴۰ھ /۱۹۲۱ء۔۔۔ محمود بن احمد بن عبد العزیز بن عمر بن مازہ البخاری، المحیط البرہانی فی الفقہ النعمانی، کتاب النکاح، فصل فی بیان اسباب التحریم ۳ : ۱۹۱، داراحیاء التراث العربی للطباعۃ والنشر والتوزیع بیروت لبنان، طبع ۲۰۰۲ھ /۱۴۲۳ء

40 المدونۃ الکبریٰ، کتاب الرضاع۔ باب ماجاء فی حرمۃ الرضاع ۲ : ۴۰۶۔۔۔الذخیرہ فی فروع المالکیہ، کتاب النکاح، باب اقطاب العقد ۴ : ۱۷

41 الاستبصار، ابواب الرضاع، باب مقدار مایحرم من الرضاع ۳ : ۱۹۷۔۔۔ الام، کتاب النکاح، ما یحرم من النساء بالقرابۃ ۵ : ۲۸۔۔۔المغنی، کتاب الرضاع ۱۱ : ۳۱۹ ،مسئلہ نمبر ۱۳۷۱

42 المحلیٰ بالاثار، کتاب الرضاع ۱۰ : ۲۰۲ ،مسئلہ نمبر ۲۰۲۰

43 مختصر القدوری، کتاب النکاح، ص: ۱۴۱۔۔۔المبسوط، کتاب الرضاع ۵ : ۱۳۵۔۔۔الھدایہ، کتاب الرضاع ۲ :۳۵۰۔۔ بدائع الصنائع، کتاب الرضاع، فصل فی صفۃ الرضاع المحرم ۴ : ۵۔۔۔ المحیط البرھانی، کتاب النکاح، فصل فی بیان اسباب التحریم ۳ : ۱۸۹۔۔۔ البحر الرائق، کتاب الرضاع ۳ :۲۲۲۔۔۔۔ ردالمحتار، کتاب الرضاع ۲ :۵۵۵

44 سنن الترمذی، باب ماجاء ان الرضاعۃ لاتحرم الافی الصغر ا :۱۷۱

45 السنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب الرضاع، باب رضاع الکبیر ۷ :۴۶۱

46 الاستبصار، ابواب الرضاع، باب مقدار مایحرم من الرضاع۳ :۱۹۷۔۔۔المدونۃ الکبریٰ، کتاب الرضاع، فصل فی رضاع الکبیر ۲ :۴۰۷۔۔۔ الذخیرہ فی فروع المالکیہ، کتاب النکاح، باب اقطاب العقد ۴ :۱۷۔۔۔ الام، کتاب النکاح، رضاعۃ الکبیر ۵ :۳۱۔۔۔المغنی، کتاب الرضاع ۱۱ :۳۲۰-۳۲۱،مسئلہ نمبر ۱۳۷۱

47 المحلیٰ باالاثار، کتاب الرضاع ۱۰ :۲۰۲ ،مسئلہ نمبر ۲۰۲۰

48 مختصر القدوری، کتاب النکاح، ص: ۱۴۱۔۔۔ المبسوط، کتاب الرضاع ۵ : ۱۳۷۔۔۔۔۔ الہدایہ، کتاب الرضاع ۲ : ۳۵۱ ۔۔۔بدائع الصنائع، کتاب الرضاع ۴ :۲۔۔۔المحیط البرھانی، کتاب النکاح، فصل فی بیان اسباب التحریم ۳ :۱۸۷۔۔۔ کنز الدقائق، کتاب الرضاع ۲:۲۱۔۔۔ شرح الوقایہ، کتاب الرضاع ۲:۶۵۔۔۔البحر الرائق، کتاب الرضاع ۳:۲۲۲-۲۲۳۔۔۔ النہر الفائق، کتاب الرضاع ۲ :۲۹۹-۳۰۰۔۔۔ردالمحتار، کتاب الرضاع ۲:۵۵۷-۵۵۸

49 الصحیح المسلم، کتاب الرضاع، باب یحرم من الرضاع مایحرم من الولادۃ ۱ :۴۶۶ ،حدیث نمبر ۱۴۴۴؛ سنن الترمذی، باب ماجاء یحرم من الرضاع مایحرم من النسب ۱ : ۱۷۰

50 سنن ابی داؤد، باب مایحرم من الرضاعۃ مایحرم من النسب ۱ :۲۸۰ ،رقم ۲۰۵۵۔۔۔ النسائی، امام عبدالرحمن احمد بن شعیب انسائی، الجامع السنن، کتاب النکاح، باب ما یحرم من الرضاع ۲ :۸۱ ، المکتبۃ السلفیہ لاہور پاکستان، ۱۳۲۷ھ /۱۹۴۷ء

51 فروع الکافی، باب الرضاع ۵ :۴۳۷۔۔۔ المدونۃ الکبریٰ، کتاب الرضاع، فصل فی تحریم الرضاعۃ ۲ :۴۰۹۔۔۔ الذخیرہ فی فروع المالکیہ، کتاب النکاح، باب اقطاب العقد ۴ :۷۷۔۔۔ الام کتاب النکاح، رضاعۃ الکبیر ۵ :۲۷۔۔۔المغنی، کتاب الرضاع ۱۱ : ۳۱۷-۳۱۹ ،مسئلہ نمبر ۱۳۷۱۔۔۔ المحلیٰ باالاثار، کتاب النکاح ۹:۱۳۱، مسئلہ نمبر ۱۸۶۰

52 مختصر القدوری، کتاب النکاح، ص:۱۴۲۔۔۔المبسوط، کتاب الرضاع ۵ :۱۳۲۔۔۔الہدایہ، کتاب الرضاع ۲ :۳۵۱- ۳۵۲۔۔۔بدائع الصنائع، کتاب الرضاع۔ ج ۴ ص ۳۔۔۔ المحیط البرہانی، کتاب النکاح۔ فصل فی بیان اسباب التحریم ۳ : ۱۸۸۔۔۔ کنز الدقائق، کتاب الرضاع ۲ : ۲۲۔۔۔ البحر الرائق، کتاب الرضاع ۳ :۲۲۸۔۔۔۔۔ النہر الفائق، کتاب الرضاع ۲: ۳۰۳۔۔۔۔ ردالمحتار، کتاب الرضاع ۲: ۵۶۱

53 صحیح المسلم، کتاب الرضاع۔ باب یحرم من الرضاع مایحرم من الولادۃ، ج ۱ ص ۴۶۶ نمبر ۱۴۴۴۔۔۔ سنن الترمذی، باب ماجاء یحرم من الرضاع مایحرم من النسب ۱ : ۱۷۰

54 سنن ابی داؤد، کتاب النکاح۔ باب یحرم من الرضاع مایحرم من النسب، ج ۱ ص ۲۸۰، حدیث نمبر ۲۰۵۵۔

55 فروع الکافی، کتاب الرضاع۔ باب نوادر فی الرضاع ۵ : ۴۳۷، ۴۴۴؛ المدونۃ الکبریٰ، کتاب الرضاع۔ فصل فی تحریم الرضاعۃ ۲ : ۴۰۹؛ الذخیرہ فی فروع المالکیہ، کتاب النکاح۔ باب اقطاب العقد ۴ : ۷۷؛ الام،

کتاب النکاح، مایحرم من النساء بالقرابۃ ۵ : ۲۸؛ المغنی، کتاب الرضاع ۱۱ : ۳۱۷ مسئلہ نمبر ۱۳۷۱؛ المحلیٰ با الاثار، کتاب النکاح۹ : ۱۳۱ مسئلہ نمبر ۱۸۶۰۔

56 ۔ مختصر القدوری، کتاب النکاح، ص ۱۴۲۔۔۔۔۔ المبسوط، کتاب الرضاع ۵ : ۱۳۲۔۔۔۔ الہدایہ، کتاب الرضاع ۲ : ۳۵۱۔۔۔۔ بدائع الصنائع، کتاب الرضاع ۴ : ۳۔۔۔۔۔ المحیط البرھانی، کتاب النکاح۔ فصل فی بیان اسباب التحریم ۳ : ۱۸۸۔۔۔۔۔ کنز الد قائق، کتاب الرضاع ۲ : ۲۱۔۔ شرح الو قایہ، کتاب الرضاع ۲ :۶۴۔۔۔۔ البحر الرائق، کتاب الرضاع ۳ : ۲۲۶۔۔۔۔ النہر الفائق، کتاب الرضاع ۲ :۳۰۲

57 السنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب الرضاع، باب مایحرم من الرضاع مایحرم من الولادۃ وان لبن الفحل یحرم ۷:۴۵۳

58 الصحیح البخاری، کتاب الرضاع، باب لبن الفحل ۲ : ۷۶۴۔۔۔۔۔ الصحیح المسلم، کتاب الرضاع ۱: ۴۶۷

59 فروع الکافی، کتاب النکاحِ باب صفت لبن الفحل ۵ :۴۴۰۔۔۔ المدونۃ الکبریٰ، کتاب الرضاع، فصل فی رضاعۃ الفحل ۲ : ۴۰۶۔۔۔ المغنی، کتاب الرضاع ۱۱ :۳۱۷ ،مسئلہ نمبر ۱۳۷۱۔۔۔ المحلیٰ باالاثار، کتاب الرضاع ۱۰ : ۱۷۸ ،مسئلہ نمبر ۲۰۱۵

60 مختصر القدوری، کتاب النکاح، ص: ۱۴۲۔۔۔ المبسوط، کتاب الرضاع ۵ :۱۳۳۔۔۔ الہدایہ، کتاب الرضاع ۲ :۳۵۱۔۔۔ بدائع الصنائع، کتاب الرضاع ۴:۲۔۔۔۔۔ المحیط البرھانی، کتاب النکاح، فصل فی بیان اسباب التحریم ۳ :۱۸۸۔۔۔۔ کنز الد قائق، کتاب الرضاع ۲ :۲۲۔۔۔ شرح الو قایہ، کتاب الرضاع ۲:۶۸۔۔۔۔۔ البحر الرائق، کتاب الرضاع ۳ : ۲۲۷-۲۲۸۔۔۔ النہر الفائق، کتاب الرضاع ۲:۳۰۳۔۔۔ ردالمحتار، کتاب الرضاع ۲ : ۵۶۱

61 الصحیح المسلم، کتاب الرضاع، باب یحرم من الرضاع مایحرم من الولادۃ ۱ :۴۶۶، رقم ۱۴۴۴۔۔۔۔ سنن الترمذی، باب ماجاء یحرم من الرضاع مایحرم من النسب ۱ :۱۷۰۔۔۔ سنن ابی داؤد، کتاب النکاح، باب یحرم من الرضاعۃ مایحرم من النسب ۱ :۲۸۰، رقم ۲۰۵۵

62 فروع الکافی، کتاب الرضاع، باب نوادر فی الرضاع ۵ :۴۴۴۔۔۔ المدونۃ الکبریٰ، کتاب الرضاع ۲ : ۴۱۳۔۔۔ الذخیرہ فی فروع المالکیہ، کتاب النکاح، باب اقطاب العقد ۴ :۷۷۔۔۔ الام، کتاب النکاح، مایحرم من النساء بالقرابۃ ۵ :۲۷۔۔۔ المغنی، کتاب الرضاع ۱۱ :۳۱۷ ،مسئلہ نمبر ۱۳۷۱۔۔۔ المحلیٰ باالاثار، کتاب النکاح ۹: ۱۳۱ ،مسئلہ نمبر ۱۸۶۰

63 مختصر القدوری، کتاب النکاح، ص: ۱۴۲۔۔۔ المبسوط، کتاب الرضاع ۵ : ۱۴۰۔۔۔ الہدایہ، کتاب الرضاع ۲ :۳۵۲۔۔۔ بدائع الصنائع، کتاب الرضاع، فصل فی صفۃ الرضاع المحرم ۴ :۹ - ۱۰۔۔۔ المحیط البرھانی، کتاب النکاح، فصل فی بیان اسباب التحریم ۳ :۱۹۱۔۔۔ کنز الد قائق، کتاب الرضاع ۲:۲۲۔۔۔ شرح الو قایہ، کتاب الرضاع ۲ :۶۸۔۔۔ البحر الرائق، کتاب الرضاع ۳ :۲۲۸۔۔۔ النہر الفائق، کتاب الرضاع ۲:۳۰۳۔۔۔ ردالمحتار، کتاب الرضاع ۲ : ۵۶۲

64 فتح القدیر مع الکفایہ، کتاب الرضاع ۳: ۳۱۶

65 المدونۃ الکبریٰ، کتاب الرضاع، فصل فی مالایحرم من الرضاعۃ ۲ : ۴۱۵---الذخیرہ فی فروع المالکیہ، کتاب النکاح، باب اقطاب العقد ۴ : ۴۷

66 الام، کتاب النکاح، رضاعۃ الکبیر ۵ : ۳۱

67 المغنی، کتاب الرضاع ۱۱ : ۳۱۵ - ۳۱۶ ، مسئلہ نمبر ۱۳۶۹

68 المحلیٰ بالاثار، کتاب النکاح ۱۰ : ۱۸۵ ، مسئلہ نمبر ۲۰۱۷

69 مختصر القدوری، کتاب النکاح، ص: ۱۴۲---المبسوط، کتاب الرضاع ۵: ۱۴۰ ---الہدایہ، کتاب الرضاع ۲ :۳۵۲ ---بدائع الصنائع، کتاب الرضاع، فصل فی صفۃ الرضاع المحرم ۴ : ۹---- المحیط البرھانی، کتاب النکاح، فصل فی بیان اسباب التحریم ۳ :۱۹۱---کنز الدقائق، کتاب الرضاع ۲: ۲۲--- شرح الوقایہ، کتاب الرضاع ۲ :۶۸--- البحر الرائق، کتاب الرضاع ۳ :۲۲۸--- النہر الفائق، کتاب الرضاع ۲:۳۰۳---ردالمحتار، کتاب الرضاع ۲ :۵۶۲

70 المرغینانی، برہان الدین علی بن ابی بکر، الہدایہ، کتاب الرضاع ۲ :۳۵۲ ، مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۱۴۱۶ھ / ۱۹۹۵ء

71 المدونۃ الکبریٰ، کتاب الرضاع، فصل فی مالایحرم من الرضاعۃ ۲ : ۴۱۵---الذخیرہ فی فروع المالکیہ، کتاب النکاح، باب اقطاب العقد ۴ : ۴۷---مغنی المحتاج، کتاب الرضاع ۳: ۴۱۵

72 المغنی، کتاب الرضاع ۱۱ : ۳۱۵ ، مسئلہ نمبر ۱۳۶۹

73 المحلیٰ بالاثار، کتاب الرضاع، احکام الرضاع ۱۰: ۱۸۵ ، مسئلہ نمبر ۲۰۱۷

74 مختصر القدوری، کتاب النکاح، ص:۱۴۲---المبسوط، کتاب الرضاع ۵ :۱۴۰---الہدایہ، کتاب الرضاع ۲:۳۵۲--- بدائع الصنائع، کتاب الرضاع، فصل فی صفۃ الرضاع المحرم ۴:۱۰---کنز الدقائق، کتاب الرضاع ۲: ۲۲---شرح الوقایہ، کتاب الرضاع ۲:۶۸--- البحر الرائق، کتاب الرضاع ۳ :۲۲۸--- النہر الفائق، کتاب الرضاع ۲ :۳۰۳---ردالمحتار، کتاب الرضاع ۲:۶۲

75 فتح القدیر مع الکفایہ، کتاب النکاح ۳ : ۳۱۷

76 الذخیرہ فی فروع المالکیہ، کتاب النکاح، باب اقطاب العقد ۴:۴۷

77 المغنی، کتاب الرضاع ۱۱ : ۳۱۵

78 المحلیٰ بالاثار، کتاب الرضاع، احکام الرضاع ۱۰ :۱۸۵، مسئلہ نمبر ۲۰۱۷

79 مختصر القدوری، کتاب النکاح:۱۴۲--- المبسوط، کتاب الرضاع ۵ :۱۴۰--- الہدایہ، کتاب الرضاع ۲ : ۳۵۲ ---بدائع الصنائع، کتاب الرضاع، فصل فی صفۃ الرضاع المحرم ۴ :۹---- کنز الدقائق، کتاب الرضاع ۲ :

۲۲۔۔۔شرح الوقایہ، کتاب الرضاع ۲ :۶۸۔۔۔البحر الرائق، کتاب الرضاع ۳ :۲۲۸۔۔۔ النہر الفائق، کتاب الرضاع ۲:۳۰۳۔۔۔ردالمحتار، کتاب الرضاع ۲ :۵۶۲

80 الھدایہ، کتاب الرضاع ۲ :۳۵۲

81 المدونۃ الکبریٰ، کتاب الرضاع، فصل فی مایحرم من الرضاعۃ ۲ :۴۱۵۔۔۔الذخیرہ فی فروع المالکیہ، کتاب النکاح، باب اقطاب العقد ۴: ۴۷

82 المغنی، کتاب الرضاع ۱۱ : ۳۱۵ ،مسئلہ نمبر ۱۳۶۹

83 الام، کتاب النکاح، رضاعۃ الکبیر ۵ : ۳۱

84 المحلیٰ باالاثار، کتاب النکاح ۱۰: ،۱۸۵مسئلہ نمبر ۲۰۱۷

85 المبسوط، کتاب الرضاع ۵ : ۱۳۵۔۔۔ الہدایہ، کتاب الرضاع ۲ : ۳۵۳۔ ۔۔۔ بدائع الصنائع، کتاب الرضاع، فصل فی صفۃ الرضاع المحرم ۴ : ۹۔۔۔ المحیط البرھانی، کتاب النکاح، فصل فی بیان اسباب التحریم، ۳: ۱۹۱۔۔۔کنز الدقائق، کتاب الرضاع ۲ :۲۲۔۔۔ شرح الوقایہ، کتاب الرضاع ۲ :۶۸۔۔۔ البحر الرائق، کتاب الرضاع ۳ :۲۲۹۔۔۔النھر الفائق، کتاب الرضاع ۲ :۳۰۴۔۔۔ردالمحتار، کتاب الرضاع ۲: ۵۶۳

86 نفس مصدر

87 المغنی، کتاب الرضاع، ۱۱ : ۳۱۵،مسئلہ نمبر ۱۳۶۸۔۔۔المحلیٰ باالاثار، کتاب الرضاع ۱۰ : ۱۸۵ مسئلہ نمبر، ۲۰۱۷

88 الام، کتاب الرضاع، ۵ : ۳۱

89 المدونۃ الکبریٰ، کتاب الرضاع باب ماجاء فی حرمۃ الرضاعتہ ۲ : ۴۰۵

90 مختصر القدوری، کتاب النکاح، ص: ۱۴۳۔۔۔ المبسوط، کتاب الرضاع ۵ : ۱۳۷۔۔۔الہدایہ، کتاب الرضاع ۲: ۳۵۴۔۔۔بدائع الصنائع، کتاب الرضاع، فصل فی بیان ما یثبت بہ الرضاع، ۴: ۱۴-۱۵۔۔۔ المحیط البرھانی، کتاب النکاح، فصل فی بیان اسباب التحریم، ۳: ۱۹۵۔۔۔کنز الدقائق، کتاب الرضاع ۲: ۲۲۔۔۔۔شرح الوقایہ، کتاب الرضاع ۲ :۶۸۔۔۔ البحر الرائق، کتاب الرضاع ۳ :۲۳۲۔۔۔۔ردالمحتار، کتاب الرضاع ۲ : ۵۶۸

91 الجامع الترمذی، باب ماجاء فی شھادۃ المرأۃ الواحدۃ فی الرضاع ۱: ۱۷۱

92 تہذیب الاحکام، کتاب النکاح، باب من احل اللہ نکاحہ من النساء وحرم منھن فی شرع الاسلام ۷ : ۲۹۱

93 المدونۃ الکبریٰ، کتاب الرضاع، فصل فی الشھادۃ علی الرضاع ۲ :۴۱۱۔۔۔الذخیرہ فی فروع المالکیہ، کتاب النکاح، باب اقطاب العقد ۴:۷۶

94 المغنی، کتاب الرضاع ۱۱: ۳۴۰ - ۳۴۱ ،مسئلہ نمبر ۱۳۷۶

95 الام، کتاب النکاح۔ باب الشھادۃ والاقرار بالرضاع ۵: ۳۶